قرآن مجید میں ناسخ ومنسوخ

(ابن جوزیؒ کے افکار کا خصوصی مطالعہ)

*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

Abrogation in Quran is an important and multidimensional concept of Quranic Sciences. It maintains a significant position in Qur'anic learning. To acquire acquaintance of this science is a must in studying and interpreting Quran. There is a difference of opinion among the earlier scholars and the later scholars regarding the meaning and application of the word 'NASKH' (???). Later Scholars used this word in very limited meaning rather than the earlier scholars. The order of abrogated verse, according to later scholars, is totally abolished. So the number of abrogated verses is very limited to them. One of the later scholars Ibn Jawzi has contributed a lot in this subject. He critically discussed the principles of naskh as well as large number of such verses which were claimed to be abrogated. During his discussion he pointed out only 25 verses are being abrogated.

ناسخ ومنسوخ علوم القرآن کی اہم بحث ہے اور کسی مفسر کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ناسخ ومنسوخ کو جانے بغیر قرآن مجید کی تفسیر کرے۔نسخ کے مفہوم میں متقدمین اور متاخرین کا اختلاف ہے۔متقدمین نسخ کو وسیع معنی میں استعمال کرتے اور نسخ کا اطلاق عام کی تخصیص اور مطلق کی تقیید وغیرہ پر کرتے تھے۔اس لیے اس طبقہ کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد بہت زیادہ ہے جبکہ متاخرین کے نزدیک نسخ کے مفہوم میں مذکورہ اصطلاحات شامل نہیں ہیں اور نسخ سے مراد ایک حکم شرعی کا بعد میں آنے والے دوسرے حکم شرعی سے ختم ہونا ہے۔

نسخ کی تعریف:

لغت میں نسخ کا لفظ نقل، ابطال اور تبدیلی وازالہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔صاحب لسان العرب نے نسخ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"نسخ الشی ینسخه نسخا و انتسخه و استنسخه اكتتبة عن معارضه النسخ اكتتابک كتابا عن كتاب حرفا حرفا و الاصل نسخة و المكتوب نسخة لانه قام مقامه و الكاتب ناسخ و منتسخ."[1]

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی، لاہور

یہاں نسخ بمعنی نقل و کتابت استعمال ہوا ہے۔ جس طرح کہ بیان کیا گیا ہے کہ نسخ ایک کتاب سے دوسری کتاب حرف بحرف لکھنا ہے اور اصل کتاب کو نسخہ کہتے ہیں اور جو اس سے نقل کی گئی ہے وہ بھی نسخہ ہے اس لیے کہ وہ اس کے قائم مقام ہے۔ نقل و کتابت کے علاوہ یہ لفظ ابطال کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ صاحب لسان العرب نے لکھا ہے:

"والنسخ، ابطال الشئ و اقامة آخر مقامه." [۲]

نسخ کے ایک معنی تبدیلی اور ازالہ کے ہیں لسان العرب میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"النسخ تبديل الشئ من الشئ وهو غيره و نسخ الاية بالاية، ازالة مثل حكمها." [۳]

یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے تبدیل کر دینا جو پہلی چیز کے علاوہ ہو۔ آیت سے آیت کے نسخ سے مراد اس کے حکم کا ازالہ کرنا ہے۔ دیگر اہل لغت نے بھی نسخ کو تقریباً انہی معانی میں استعمال کیا ہے۔ لیکن یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ اصولیین نے نسخ کو کس معنی میں استعمال کیا ہے۔ امام سرخسی نے اس کے تمام معانی کو مجازی بتایا ہے۔[۴] اور کئی اصولیین نے نسخ کے مختلف معانی میں سے ایک کو حقیقی اور دوسرے کو مجازی معنی قرار دیا ہے۔ امام غزالی نے نسخ کو ازالہ اور نقل دونوں معانی میں حقیقی قرار دیا ہے لیکن ان دونوں میں سے رفع وازالہ کو ترجیح دی ہے لکھتے ہیں:

"فاعلم ان النسخ عبارة عن الرفع و الازالة فى وضع اللسان، يقال، نسخت الشمس الظل و نسخت الريح الاثار، اذا ازالتها، وقد يطلق لارادة نسخ الكتاب، فهو مشترك. و مقصودنا النسخ الذى هو بمعنى الرفع والازالة." [۵]

زبان دانی کے لحاظ سے نسخ رفع وازالہ سے عبارت ہے جیسے کہا جاتا ہے سورج نے سایہ مٹا دیا اور ہوا نے آثار ونشان مٹا دیئے اور اس کا اطلاق نسخ کتاب پر بھی ہوتا ہے پس یہ مشترک ہے اور نسخ سے ہماری مراد رفع وازالہ ہے۔

امام بزدوی نے بھی نسخ کے حقیقی معنی تبدیلی وازالہ کے بیان کیے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"اما النسخ فانه فى اللغة عبارة عن التبديل قال الله تعالىٰ: ﴿و اذا بدلنا آية مكان آية والله اعلم بما ينزل﴾ [۶] فسمى النسخ تبديلا و معنى التبديل ان

یزول شئ فیخلفه غیره یقال نسخت الشمس الظل لانها تخلفه شیئا فشیئا هذا اصل هذه الكلمة و حقیقتها."[7]

لغت میں نسخ تبدیلی سے عبارت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے تبدیل کرتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے'' لہٰذا نسخ تبدیلی کا نام ہے اور تبدیلی کے معنی یہ ہیں کہ ایک چیز جو زائل ہو جائے اس کی جگہ دوسری چیز آ جائے جس طرح کہا جاتا ہے سورج نے سایے کو مٹا دیا کیونکہ اس ایک چیز کی جگہ دوسری چیز نے لے لی۔ یہی اس کلمہ کی اصل اور اس کی حقیقت ہے۔

ڈاکٹر مصطفیٰ زید جنہوں نے نسخ فی القرآن پر مفصل بحث کی ہے انہوں نے اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"لقد وضعت مادة النسخ لتدل علی معنی الازالة فالازالة اذن هی المعنی الحقیقی لها."[8]

یعنی نسخ ازالہ کے معنی پر دلالت کرتا ہے اور یہی نسخ کے حقیقی معنی ہیں۔

نسخ فی القرآن کے بارے میں متقدمین ومتاخرین کا نقطہ نظر

متقدمین کے نزدیک نسخ کا مفہوم

متقدمین نے نسخ کو وسیع معانی میں استعمال کیا اور تبیین المجمل، تقیید المطلق اور تخصیص العام وغیرہ پر بھی نسخ کا اطلاق کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد بہت زیادہ ہے کیونکہ اس وقت یہ فقہی اصطلاحات موجود نہیں تھیں۔ متقدمین نے ان تمام اصطلاحات پر نسخ کا اطلاق کرتے تھے اور قرآن مجید کی آیت ﴿وما ننسخ من اية او ننسها نات بخير أو مثلها﴾[9] کی روشنی میں نسخ کو وسیع معانی میں استعمال کرتے تھے۔ امام شاطبی نے اس مفہوم کو وضاحت اس طرح کی ہے:

متقدمین کے کلام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک نسخ کا اطلاق اصولیین کے ہاں اس لفظ کے استعمال سے زیادہ عام تھا۔ وہ تقیید المطلق پر نسخ کا اطلاق کرتے اور تخصیص العام کے لیے متصل یا منفصل کی دلیل سے نسخ کا لفظ استعمال کرتے اور مبہم اور مجمل کے بیان پر بھی نسخ کا ہی اطلاق کرتے، جس طرح وہ کسی شرعی حکم کے بعد والی شرعی دلیل سے اٹھ جانے کو نسخ کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک ہی معنی میں مشترک

ہیں اور وہ یہ ہے کہ بعد والی اصطلاح کے مطابق نسخ کا اقتضا یہ ہے کہ تکلیف میں اب پہلا کام مراد نہیں ہے اور اب مراد وہ ہے جو بعد میں آیا ہے۔ پس اب پہلے پر عمل باقی نہیں رہا اور دوسرے پر عمل کیا جائے گا۔ اور یہ معنی تقیید المطلق میں ہی جاری ہیں کیونکہ مطلق کے ساتھ اس کا مقید موجود ہو تو اس کا ظاہر متروک ہو جاتا ہے اور اس کے اطلاق کو عمل میں نہیں لایا جاتا بلکہ عمل مقید پر ہوتا ہے تو مطلق اپنے مقید کی موجودگی میں کوئی فائدہ نہیں دیتا گویا کہ وہ ناسخ ومنسوخ کی مثل ہو گیا اسی طرح عام مع الخاص بھی۔ کیونکہ عام کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا حکم ان تمام اشیاء پر مشتمل ہو جو اس لفظ میں شامل ہیں تو جب خاص آیا تو اس نے اعتبار کے لحاظ سے عام کے ظاہری حکم کو خارج کر دیا۔ پس وہ ناسخ ومنسوخ کی طرح ہو گیا سوائے اس کے کہ لفظ عام کے مدلول کو مکمل طور پر نظر انداز نہیں کیا جاتا اور عمل میں صرف وہی کچھ لایا جاتا ہے جس پر خاص دلالت کر رہا ہو اور باقی سب پہلے حکم پر رہتے ہیں اور مبہم کے ساتھ مبین کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے جیسے مطلق کے ساتھ تقیید کا۔ پس جب ایسی صورتحال ہو تو ان تمام معانی میں لفظ نسخ کا اطلاق آسان ہو جاتا ہے کیونکہ یہ سب ایک ہی چیز کی طرف لوٹتے ہیں۔[۱۰]

متاخرین کے نزدیک نسخ کا مفہوم:

متقدمین کی طرح متاخرین نے نسخ کو اتنے وسیع معانی میں استعمال نہیں کیا اس لیے ان کے ہاں منسوخ آیات کی تعداد کم ہے۔ کیونکہ انہوں نے نسخ کے مفہوم میں مجمل ومبہم کی تبیین، عام کی تخصیص اور مطلق کی تقیید وغیرہ کو شامل نہیں کیا بلکہ یہ سب علیحدہ سے مستقل اصطلاحات کی صورت میں ان کے ہاں استعمال ہوتے تھے۔ متاخرین کے نزدیک منسوخ کا حکم اس وقت بالکلیہ ختم ہو جاتا ہے جس سے اس کا کوئی ناسخ حکم آ جاتا ہے۔ اس لیے متاخرین کے ہاں نسخ کی اصطلاحی اور شرعی تعریف یہ تھی:

"رفع الحکم الشرعی بدلیل شرعی متاخر."[۱۱]

علامہ نسفی نے نسخ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے جو دیگر تعریفات کی نسبت زیادہ جامع ہے لکھتے ہیں:

"وفی الاصطلاح قیل ھو رفع حکم بدلیل شرعی متاخر وقیل بیان منتھی ما اراد اللّٰہ تعالیٰ بالحکم الاول من الوقت، والاصح انه بیان انتھاء الحکم الشرعی المطلق الذی فی تقدیر اوھامنا استمرارہ بطریق التراخی."[۱۲]

مختصراً یہ کہ نسخ میں پہلے حکم پر کسی دوسرے حکم کے آنے کی وجہ سے عمل باقی نہیں رہتا پہلے حکم کے بارے

میں اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشاء یہی تھی کہ اس پر ایک خاص مدت تک ہی عمل کیا جائے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں مکلفین کے لیے بھی سہولت کا پہلو ہوتا ہے۔

نسخ فی القرآن کے بارے میں ابن جوزی [۱۳] کی آراء

قرآن مجید میں جن آیات کے بارے میں ناسخ یا منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ابن جوزی ان آیات کو زیر بحث لائے اور ان دعوؤں کا رد کیا جن میں کسی آیت کو بے جا ناسخ یا منسوخ شمار کیا گیا۔ قرآن مجید کی ایسی آیات سے بحث کرنے کے علاوہ آپ نے نسخ کے ضروری اصول وضوابط کو بھی مختلف عنوانات کے تحت بیان کیا ہے۔ یہاں ان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

جواز نسخ

آپ نے جمہور کا قول نقل کیا ہے کہ نسخ عقلی اور شرعی طور پر جائز ہے۔

اتفق جمهور علماء الامم علی جواز النسخ عقلا و شرعا. [۱۴]

اس کے بعد آپ نے یہود کے تین گروہوں کا تذکرہ کیا ہے جو نسخ کو جائز نہیں سمجھتے۔ پہلی قسم کے یہود وہ ہیں جو نسخ کو عقلاً اور شرعاً دونوں طرح سے جائز نہیں سمجھتے اور یہ گمان کرتے ہیں کہ نسخ محض بداء ہے۔ دوسری قسم کے یہود عقلی طور پر تو نسخ کو جائز گردانتے ہیں لیکن اس کے شرعی جواز کے قائل نہیں اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت ان کے بعد منسوخ نہیں ہوسکتی۔ اس گروہ میں سے بعض نسخ کو صرف ایک موقع پر جائز خیال کرتے ہیں جب بعد میں آنے والا حکم پہلے سے زیادہ سخت ہو اور سزا کے طور پر ہو۔ جبکہ آخری قسم ان یہود کی ہے جو نسخ کی مشروعیت کے تو قائل ہیں لیکن عقلی طور پر اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ [۱۵]

ابن جوزیؒ نے یہود کے ان باطل دعوؤں کا رد کیا اور نسخ کا عقلی اور شرعی جواز پیش کیا۔

جواز نسخ کی عقلی دلیل میں لکھتے ہیں کہ حکم کی فرضیت کا انحصار دو باتوں پر ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کی فرضیت مشیت الٰہی پر موقوف ہوتی ہے اور دوسری مصلحت انسانی پر۔ پہلی صورت میں تو اللہ کے لیے یہ ناممکن نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو ایک خاص مدت کے لیے کسی حکم کا مکلف بنائیں پھر اس حکم کو ختم کر کے اس کی جگہ کوئی دوسرا حکم جاری فرمادیں۔ دوسری صورت کا جواز اس لیے ہے کہ بعض اوقات لوگوں کی مصلحت اسی میں ہوتی ہے کہ ایک زمانے تک حکم پر عمل کیا جائے۔ جس طرح عقلی طور پر جائز ہے کہ مخصوص مدت کے لیے کوئی حکم جاری ہو جیسے ایک دن کا روزہ۔ یہ حکم مدت کے ختم ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بات بھی ثابت شدہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی فقر سے غنی اور صحت سے بیماری کی طرف لے آتے ہیں پھر گرمی، سردی اور لیل ونہار کی خاص ترتیب ہے اور وہی ذات ہے جو مصلحتوں اور حکمتوں کو سب سے زیادہ جاننے والی ہے۔[۱۶]

ابن جوزی نے نسخ کے شرعی جواز میں یہ دلیل دی ہے کہ کئی چیزیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھیں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منسوخ ہوگئیں۔

والدليل على جواز النسخ شرعًا، انه قد ثبت ان من دين آدم عليه السلام و طائفة من اولاده، جواز نكاح الاخوات و ذوات المحارم و العمل في يوم السبت، ثم نسخ ذلک في شريعة موسى و كذلک الشحوم كانت مباحة ثم حرمت في دين موسى، فان ادعوا ان هذا ليس بنسخ فقد خالفوا في اللفظ دون المعنى.[۱۷]

یہود کے دیگر اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ نسخ کا جواز صرف سزا کے طور پر اور سختی اور مشقت میں ڈالنے کے لیے نہیں بلکہ اگر نسخ کا جواز ثابت ہے تو جس طرح سختی کے لیے ہوسکتا اس طرح نرمی و سہولت کے لیے بھی نسخ کا جواز ممکن ہے یہ دعویٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ نہیں ہوسکتی یا ان کے بعد کوئی نبی نہیں تو یہ محال ہے اور یہود کی اپنی اختراع ہے۔[۱۸]

نسخ کی بحث میں ایک اہم نکتہ نسخ اور بداء میں فرق کو جاننا ہے کیونکہ بعض لوگوں نے نسخ کو بداء جان کر قرآن میں نسخ کو عیب سمجھا اور اس کا انکار کیا۔ ابن جوزی نے نسخ اور بداء میں فرق کو واضح کیا ہے۔

پہلا فرق: نسخ مکلف کو دیئے جانے والے ایسے حکم کو تبدیل کرنا ہے جس کا حکم دیتے وقت حکم دینے والے کے علم میں ہوتا ہے کہ مکلف کے لیے اس حکم کے وجوب کی مدت انتہا کیا ہے۔ پھر وہ اس حکم کو منسوخ کر کے اٹھالیتا ہے۔ جبکہ بداء یہ ہے کہ حکم دینے والا اپنے اس حکم کو تبدیل کرتا ہے جو اس نے ہمیشہ کے لیے جاری کیا تھا اور یہ تبدیلی کسی نئے معاملہ کے پیش آنے کی وجہ سے ہو نہ کہ سابقہ علم کی بنیاد پر۔

دوسرا فرق: نسخ پہلے حکم کی صحت وجوب میں فساد کے سبب نہیں ہوتا۔ جبکہ بداء پہلے حکم کی صحت وجوب میں فساد کے سبب ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کسی کام کے کرنے کا حکم دے جس سے اس کا کوئی مقصد مطلوب ہو پھر یہ ظاہر ہو کہ اس حکم سے تو یہ مقصود حاصل نہیں ہوسکتا پھر پہلے حکم سے بھی رجوع کرنا ضروری ہو جائے۔ یہ دونوں امور قصور علم پر دلالت کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔[۱۹]

یعنی نسخ پہلے حکم کو ختم کر کے دوسرے حکم کو جاری کرنا ہے یا خاص مدت تک کسی حکم کو نافذ کرنا ہے۔ اور یہ

سب اللہ کے ارادے اور اختیار میں ہوتا ہے۔ایسا ہر گز نہیں ہوتا کہ نعوذ باللہ کوئی حکم دینے کے بعد اللہ تعالیٰ پر اس کی غلطی واضح ہوئی تو پہلے حکم کی جگہ نیا حکم جاری کر دیا جائے۔

قرآن مجید میں نسخ کا وقوع:

ابن جوزی نے قرآن میں نسخ کے وقوع پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے اور منکرین نسخ کے بارے کہا ہے کہ انہوں نے کتاب اللہ کی نص کی مخالفت کی ہے۔لکھتے ہیں:

انعقد اجماع العلماء علی ھذا الا انہ قد شذ من لا یلتفت الیہ فحکی ابو جعفر النحاس ان قومًا قالوا: لیس فی القرآن ناسخ ولا منسوخ و ھؤلاء قوم لا یقرون، لانھم خالفوا نص الکتاب، و اجماع الامۃ قال اللّٰہ عزوجل: ((ما ننسخ من ایۃ او ننسھا)) ۲۰۔۲۱

آپ نے قرآن میں وقوع نسخ کے حوالے سے کئی روایات نقل کیں جن میں سورہ رعد کی آیت ﴿یمحو اللہ مایشاء و یثبت﴾ ۲۲ سے خصوصی طور پر استدلال کیا گیا کہ اس سے قرآن میں ناسخ و منسوخ مراد ہے۔مختصر سند کے ساتھ چند روایات درج ذیل ہیں۔۲۳

۱. عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنھما فی قولہ تعالی ﴿یمحو اللہ ما یشاء و یثبت﴾ قال فی الناسخ و المنسوخ.

۲. عن علی بن ابی طلحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ﴿یمحو اللہ ما یشاء و یثبت﴾ و یقول: یبدل اللہ ما یشاء من القرآن، فینسخہ و یثبت فلا یبدلہ، وما یبدل وما یثبت وکل ذلک فی کتاب.

۳. عن قتادۃ عن عکرمۃ فی قولہ: ﴿یمحو اللہ ما یشاء و یثبت﴾ قال ینسخ الایۃ بالایۃ فترفع، وعندہ ام الکتاب، اصل الکتاب.

ابن جوزی نے زاد المسیر میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں مختلف مفسرین کے آٹھ اقوال نقل کیے ہیں جن میں سے دوسرا قول نسخ فی القرآن سے متعلق ہے۔

و الثانی: انہ الناسخ و المنسوخ، فیمحو المنسوخ، و یثبت الناسخ، روی ھذا المعنی علی بن ابی طلحہ عن ابن عباس، وبہ قال سعید بن جبیر، وقتادۃ، و القرظی، و ابن زید، وقال ابن قتیبہ ﴿یمحو اللہ ما یشاء﴾ ای: ینسخ من القرآن

ما یشاء ﴿ویثبت﴾ ای یدعه ثابتا لا ینسخه، وهو المحکم. ۲۴

نسخ کی حقیقت:

نسخ کے لغوی معنی میں آپ نے لکھا ہے:

النسخ فی اللغة علی معنین، احدهما الرفع و الازالة...... و الثانی: تصویر مثل المکتوب فی محل آخر، یقولون: نسخت الکتاب...... و اذا اطلق النسخ فی الشریعة ارید به معنی الاول، لانه رفع الحکم الذی ثبت تکلیفه للعباد، امام باسقاطه الی غیر بدل، او الی بدل. ۲۵

نسخ کا لغوی مفہوم بیان کرنے کے بعد آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ نسخ کی شرعی تعریف میں رفع اور ازالہ کے معنی کو لیا جائے گا کیونکہ شرعی لحاظ سے نسخ سے مراد کسی حکم کو جس پر عمل کرنا لوگوں کے لیے ضروری ہو، کو بغیر کسی بدل کے ختم کرنا یا پھر اس کے بدلے کوئی دوسرا حکم جاری کرنا ہے۔ نسخ کی حقیقت کے بیان میں خطاب کی دو قسموں امر و نہی کی وضاحت کرتے ہوئے نسخ کی ممکنہ اور غیر ممکنہ صورتوں کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

نسخ کی شرائط:

ابن جوزی نے نسخ کی پانچ شرائط بیان کی ہیں۔ ۲۶

۱۔ ناسخ اور منسوخ حکم باہم متناقض ہوں یعنی دونوں پر ایک ساتھ عمل ممکن نہ ہو۔

۲۔ منسوخ حکم، ناسخ حکم کے ثبوت سے قبل ثابت ہو۔

۳۔ منسوخ حکم شرعی ہو۔

۴۔ منسوخ کی طرح ناسخ بھی حکم شرعی ہو۔

۵۔ ناسخ اور منسوخ ثبوت میں مساوی ہوں یا ناسخ زیادہ قوی ہو۔

ابن جوزی نے کچھ ایسی شرائط جن میں اختلاف ہے کو بھی واضح کیا ہے۔ آپ نے قرآن سے قرآن اور سنت سے سنت کے نسخ کے جواز پر تو علماء کا اتفاق نقل کیا ہے۔ لیکن جہاں تک تعلق ہے سنت سے قرآن کے نسخ کا، اس ضمن میں کئی اختلافی اقوال نقل کیے ہیں۔

ابن جوزی کے نزدیک سنت قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتی کیونکہ سنت قرآن کی مثل نہیں ہے۔ سنت

قرآن کے لیے بیان کا درجہ رکھتی ہے لہٰذا اس کی ناسخ نہیں ہو سکتی۔ ۲۷

اس ضمن میں آپ نے امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل کیا ہے:

وقد روی ابوداؤد السجستانی قال: سمعت احمد بن حنبل رضی الله عنه یقول: السنة تفسر القرآن' ولا ینسخ القرآن الا القرآن ۲۸

چونکہ آپ کا فقہی مسلک حنبلی تھا' اس لیے اختلافی مسائل میں امام احمد کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔

قرآن میں منسوخ کی اقسام:

ابن جوزی نے قرآن مجید میں منسوخ آیات کی تین اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ جس کا رسم اور حکم دونوں منسوخ ہو گئے۔

۲۔ جس کا رسم منسوخ ہو گیا لیکن حکم باقی ہے۔

۳۔ جس کا حکم منسوخ ہو گیا لیکن رسم باقی ہے۔

آپ ان تینوں اقسام کے قائل تھے اور ان کی تفصیل میں آپ نے کئی روایات سے استدلال کیا۔

پہلی قسم میں سورہ احزاب کی مثال دی ہے جس کے بارے روایت میں آتا ہے کہ یہ سورت سورہ بقرہ کے مثل یا اس سے بھی زیادہ طویل تھی۔ دوسری قسم میں رجم والی روایت کی تفصیل نقل کی۔ تیسری اور آخری قسم پر مستقل دو کتب تالیف کرنے کے علاوہ اپنی تفسیر زاد المسیر میں مختلف مقامات پر ناسخ ومنسوخ کی وضاحت کی۔

ابن جوزی نے صرف ان آیات کی تفصیل نقل نہیں کی جو آپ کے نزدیک ناسخ اور منسوخ ہیں بلکہ آپ نے اس ضمن میں بہت سی ایسی آیات نقل کی ہیں جن کے بارے یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ ناسخ یا منسوخ ہیں۔ حالانکہ ان آیات میں نسخ کا احتمال تک نہیں تھا۔ آپ نے ان دعوؤں کا رد کیا اور جہاں کہیں تخصیص' تقیید یا مجمل کی تبیین وغیرہ پر نسخ کا اطلاق کیا گیا وہاں ان کی وضاحت کی۔ جیسے:

قرآن مجید کی آیت ﴿**وقل رب ارحمهما**﴾ ۲۹ کے بارے میں ابن جوزی نے کئی اقوال نقل کیے جن میں اس آیت کو ﴿**ما كان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین**﴾ ۳۰ سے منسوخ بتایا گیا۔ آپ نے ان اقوال کا رد کیا اور لکھا:

قلت: و هذا لیس بنسخ عند الفقها انما هو عام دخله التخصیص ۳۱

ایک اور جگہ آپ نے آیت قرآنی ﴿**ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلمًا......**﴾ ۳۲ کے بارے منسوخ کا دعویٰ کرنے والوں پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

قد توهم قوم لم يرزقوا فهم التفسير و فقهه ان هذه الاية منسوخة بقوله تعالىٰ ﴿وَ اِنۡ تُخَالِطُوۡهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ﴾ ۳۳ و اثبتوا ذلک فی کتب الناسخ و المنسوخ. ۳۴

ابن جوزی کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد:

ابن جوزی کے نزدیک قرآن مجید میں ۲۲ مقامات پر نسخ واقع ہوا ہے۔

۱۔ ﴿وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ﴾ ۳۵ یہ آیت اپنے سے اگلی آیت ﴿فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ﴾ ۳۶ سے منسوخ ہے۔ ۳۷

۲۔ ﴿يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الشَّهۡرِ الۡحَرَامِ قِتَالٍ فِيۡهِ قُلۡ قِتَالٌ فِيۡهِ كَبِيۡرٌ﴾ ۳۸ آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۳۹

۳۔ ﴿ وَالَّذِيۡنَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنۡكُمۡ وَ يَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ج وَصِيَّةً لِّاَزۡوَاجِهِمۡ مَّتَاعًا اِلَى الۡحَوۡلِ غَيۡرَ اِخۡرَاجٍ﴾ ۴۰ مذکورہ آیت سورہ بقرہ کی دوسری آیت ﴿يَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ﴾ ۴۱ سے منسوخ ہے۔ ۴۲

۴۔ سورۂ نساء کی آیات ﴿وَالّٰتِىۡ يَاۡتِيۡنَ الۡفَاحِشَةَ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ﴾ ۴۳ اور ﴿ وَالَّذٰنِ يَاۡتِيٰنِهَا مِنۡكُمۡ فَاٰذُوۡهُمَا﴾ ۴۴ کے بارے ابن جوزی نے لکھا ہے:

"ولا يختلف العلماء فی نسخ هذين الحكمين عن الزانين." ۴۵

آپ نے آگے وضاحت کی ہے ایک جماعت کے نزدیک یہ آیت زنا سے منسوخ ہے اور دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ یہ رجم کی سزا والی حدیث سے منسوخ ہے۔

۵۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡتُمۡ سُكٰرٰى ......﴾ ۴۶، ۴۷

۶۔ قرآن مجید کی آیت ﴿فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَ عِظۡهُمۡ﴾ ۴۸ آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۴۹

۷۔ ﴿فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ﴾ ۵۰ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۵۱

۸۔ ﴿اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَ بَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ﴾ ۵۲ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۵۳

۹۔ ﴿سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ﴾ ۵۴ یہ درج ذیل آیت ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ ۵۵ سے منسوخ ہے۔۵۶

۱۰۔ سورۂ مائدہ کی آیت ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ﴾ ۵۷ کا مذکورہ حصہ آیت ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ ۵۸ سے منسوخ ہے۔۵۹

۱۱۔ آیت قرآنی ﴿وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ ۶۰ آیت سیف سے منسوخ ہے۔۶۱

۱۲۔ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَالَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا﴾ ۶۲ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔۶۳

۱۳۔ ﴿وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ۶۴ اس آیت ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ ۶۵ سے منسوخ ہے۔۶۶

۱۴۔ آیت قرآنی ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ ۶۷ اس آیت ﴿وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ ۶۸ سے منسوخ ہے۔۶۹

۱۵۔ ﴿وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ۷۰ منسوخ ہے اور اس کی ناسخ ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ ۷۱ سے منسوخ ہے۔۷۲

۱۶۔ ﴿اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً﴾ ۷۳ اس آیت ﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ﴾ ۷۴ سے منسوخ ہے۔۷۵

۱۷۔ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ﴾ ۷۶ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔۷۷

۱۸۔ ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾ ۷۸ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔۷۹

۱۹۔ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ﴾ ۸۰ بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔۸۱

۲۰۔ ﴿اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً﴾ ۸۲ اپنے سے اگلی آیت ﴿ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا﴾ ۸۳ سے منسوخ ہے۔ ۸۴

۲۱۔ ابن جوزی نے سورہ ممتحنة کی آیات ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّار....﴾ ۸۵ کو بھی آیت سیف سے منسوخ مانا ہے۔ ۸۶

۲۲۔ ﴿قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ٥ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا﴾ ۸۷ یہ آیات منسوخ ہیں۔ لیکن اس کی ناسخ آیت میں اختلاف ہے۔ مفسرین کی جماعت کا قول ہے کہ یہ ﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ﴾ ۸۸ سے منسوخ ہے۔ ۸۹

قرآن مجید کے ۲۲ مقامات پر آپ کے نزدیک ۲۵ آیات منسوخ ہیں۔ ان میں سے کئی ایسی منسوخ آیات ہیں جن کے بارے آپ نے صراحت کی اور بعض ایسی ہیں جن کے منسوخ ہونے کے بارے آپ نے اقوال و دلائل نقل کیے ہیں لیکن اپنی رائے نہیں دی اور نہ ہی مخالفت میں کوئی قول یا دلیل پیش کی جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ آیات آپ کے نزدیک منسوخ ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابن منظور، لسان العرب، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۵ء، ۱۲۱/۱۴

۲۔ ایضاً ۳۔ ایضاً

۴۔ سرخسی، اصول السرخسی، بیروت، دار المعرفة ۵۵/۲

۵۔ غزالی، المستصفی فی علم الاصول، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۳ء، ص ۸۶

۶۔ النحل ۱۰۱:۱۶

۷۔ بزدوی، کنز الوصول الی معرفة الاصول، کراچی، میر محمد کتب خانہ، س ن، ص ۲۱۸

۸۔ مصطفیٰ زید، النسخ فی القرآن کریم، دار الیسر قاہرہ، ۲۰۰۶ء، ۶۸/۱

۹۔ البقرة ۱۰۶:۲

۱۰۔ شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعة، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱۴۲۳ھ، ۵۲۰/۳، ۵۲۱

۱۱۔ ایضاً ۵۲۰/۳

۱۲۔ نسفی، کشف الاسرار شرح المصنف علی المنار، مکة المکرمة مکتبہ دار الباز، ۱۹۸۶ء، ۱۳۹/۲

۱۳۔ آپ کا نام عبدالرحمن بن علی کنیت ابوالفرج اور لقب جمال الدین ہے۔ چھٹی صدی هجری کے معروف مفسر، محدث اور مورخ تھے۔ ۵۱۰ هجری میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ هجری میں وفات پائی۔

تفصیل کے لیے دیکھئے: (ابن اثیر، الکامل ۱۸۱/۱۰؛ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۱۴۰/۳؛ ابن رجب، الذیل علی طبقا الحنابلہ ۳۳۶/۳؛ ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ ۲۸/۱۳؛ ابو شامہ المقدسی، الذیل علی الروضتین ۳۳/۳؛ الادنہ وی، طبقات المفسرین ص ۲۰۸)

۱۴ ابن جوزی' نواسخ القرآن' بیروت' دار الکتب العلمیہ' ص ۱۴

۱۵ ایضاً

۱۶ ایضاً، ص ۱۵

۱۷ ایضاً

۱۸ ایضاً، ص ۱۵، ۱۶

۱۹ ایضاً، ص ۱۶

۲۰ البقرہ ۲: ۱۰۶

۲۱ نواسخ القرآن، ص ۱۷

۲۲ الرعد ۱۳: ۳۹

۲۳ نواسخ القرآن، ص ۱۷، ۱۸

۲۴ ابن جوزی' زاد المسیر فی علم التفسیر' بیروت' دار الکتاب العربی' ۲۰۰۱ء، ۵۰۰/۲

۲۵ نواسخ القرآن' ص ۲۰

۲۶ ابن جوزی' المصفی باکف اہل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ' بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۴ء، ص ۱۲، ۳؛ نواسخ القرآن' ص ۲۳

۲۷ نواسخ القرآن' ص ۲۵' ۲۶

۲۸ ایضاً' ص ۲۶

۲۹ بنی اسرائیل ۱۷: ۲۴

۳۰ التوبہ ۹: ۱۱۳

۳۱ نواسخ القرآن' ص ۱۹۱

۳۲ النساء ۴: ۱۰

۳۳ البقرہ ۲: ۲۲۰

۳۴ نواسخ القرآن' ص ۱۹۱

۳۵ البقرۃ ۲: ۱۸۴

۳۶ البقرۃ ۲: ۱۸۵

۳۷ المصفی ص ۱۸

۳۸ البقرۃ ۲: ۲۱۷

۳۹ المصفی ص ۲۰

۴۰ البقرۃ ۲: ۲۴۰

۴۱ البقرۃ ۲: ۲۳۴

۴۲ زاد المسیر ۲۰۹/۱؛ نواسخ القرآن ص ۹۰، ۹۱

۴۳ النساء ۴: ۱۵

۴۴ النساء ۴: ۱۶

۴۵ نواسخ القرآن ص ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲

۴۶ النساء ۴: ۴۳

۴۷ زاد المسیر ۴۰۸/۱

۴۸ النساء ۴: ۶۳

۴۹ نواسخ القرآن ص ۱۳۱

۵۰ النساء ۴: ۸۱

۵۱ نواسخ القرآن ص ۱۳۳

۵۲ النساء ۴: ۹۰

۵۳ نواسخ القرآن ص ۱۳۳

۵۴ النساء ۴: ۹۱

۵۵ التوبۃ ۹: ۵

۵۶ نواسخ القرآن ص ۳۴

۵۷ المائدہ ۵: ۲

۵۸ التوبۃ ۹: ۵

۵۹ نواسخ القرآن ص۱۴۲
۶۰ الانعام۶:۶۸
۶۱ نواسخ القرآن ص۱۵۴
۶۲ الانفال۸:۷۲
۶۳ نواسخ القرآن ص۱۷۱
۶۴ انعام۶:۱۰۶
۶۵ التوبۃ۹:۵
۶۶ نواسخ القرآن ص۱۵۶
۶۷ الحجر۱۵:۸۵
۶۸ البقرۃ۲:۱۹۱؛النساء۴:۹۱
۶۹ نواسخ القرآن ص۱۸۴
۷۰ الحجر۱۵:۹۴
۷۱ التوبۃ۹:۵
۷۲ نواسخ القرآن ص۱۸۵
۷۳ النور۲۴:۳
۷۴ النور۲۴:۳۲
۷۵ نواسخ القرآن ص۱۹۸؛المصفی ص۴۵
۷۶ السجدۃ۳۲:۳۰
۷۷ نواسخ القرآن ص۲۰۸
۷۸ الزخرف۴۳:۸۹
۷۹ نواسخ القرآن ص۲۲۲
۸۰ ق۵۰:۴۵
۸۱ نواسخ القرآن ص۲۳۰
۸۲ المجادلۃ ۵۸:۱۲
۸۳ المجادلۃ ۵۸:۱۳
۸۴ زادالمسیر ۴/۲۴۴
۸۵ الممتحنۃ ۶۰:۱۰،۱۱
۸۶ زادالمسیر ۴/۲۷۴
۸۷ المزمل۷۳:۲،۳
۸۸ المزمل۷۳:۲۰
۸۹ نواسخ القرآن ص۲۴۶